اب آگے تو سودا نہ کر اس حال کو اظہار
دیوین یہ صلا اسکا سبھی احمد مختار
یہ چپ رہ کر سنی بات کو لازم نہین تکرار
ہو ساتھ ائمہ کے قیامت مین تو محشور

مرثیہ دیگر حضرت امام

کہا سرور نے زینب سے سکینہ اب تمھاری ہے
تمھین مین سونپتا ہون ای بہن بانو کی پیاری ہے
مریگا آج کے دن باپ اسکا یہ بچاری ہے
اسی دلگیر مت تا کیجیو یہ میری یادگاری ہے

بنا گر دیتیمی سے خمیر آب و گل اس کا
نہ لاوے تاب رنجش کی مزاج اب ایک تل اسکا
ہوا ہے زیادہ شیشے سے بھی نازک خلق دل اسکا
جدائی کا مری سینہ پہ اسکے زخم کاری ہے

نہو ایسا کہ میرے بعد اسکا دل ہو افسردہ
دلاسے ہی مین رکھیو تم اسے اب یہ پدر مردہ
نہونے پاے ای ہمشیرہ خاطر اسکی پژمردہ
مری غربت کی مارو نہین زینب غربت کی ماری ہے

بہت یہ ناز پرور ہے نہین جھڑکی یہ سہنے کی
نہ طاقت ہو کبھو حرف درشت اب اسکو کہنے کی
کہان یہ تاب اسکو ہے کسو کی سخت کہنے کی
جو اسکی سانس ہے سو دل پہ اب اسکے کٹاری ہے

مری فرزند اور بھائی بزیر تیغ سب آگے
کرونگا کیا مین اب جیکر بہت خون جگر کھاگے
خدا کا امر جو کچھ تھا وہ سب ملکر بجا لاے
مجھے رخصت کرو جلدی کہ تم اب میری باری ہے

سکینہ سنکے یہ رونے لگی بابا سے لگ چھاتی
جو یون ہوتا تو یہ دکھ کا ہیکو مین دیکھنے پاتی
کہا اب بھائیون کے ساتھ ہی مجکو بھی موت آتی
عجب اسوقت دل اوپر مرے احوال طاری ہے

سبب کیا ہے کہ جاتا ہے پیا سے پھر نہین آتا
جو اسکا تن اٹھا لاتے سو تم تو سر نہین آتا
مجھے باعث بتاؤ تم وہ کس خاطر نہین آتا
جسے مین دیکھتی ہون گردن اسکی تن سے نیاری ہے

جو کوئی ہے تمھارے گرد بیٹھا آج روتا ہے
مجھے ظاہر مین اس حالت سے یون معلوم ہوتا ہے
جگر کے خون سے ہر اک مژہ اپنی ڈبوتا ہے
کہ تم باہر نجاؤ آج کا دن تم پہ بھاری ہے

نہوگے تم تو کیا جانے کدھر سب دربدر ہونگے
کسیکے چشم انکے حال پر کاہیکو تر ہونگے
خدا جانے کہ کسکے در پہ یہ اور کس کے گھر ہونگے
یہ جو روتی ہین تم بن کسکو انکی غمگساری ہے

اسی اثنا مین لا اصغر کو اپنی گود مین بانو
یہ بچا پیاس سے مرتا ہے لا پانی کہین سے دو
لگی کرنے یہ زاری رو کے آئی سالار دو جگ کو
کہ اب شدت سے اسکو تشنگی کی دم شماری ہے

یہ سن اصغر کو شہ کاندھے لگا میدان مین آئے
صف اعدا کے آگے جا زبان پر یہ سخن لاے